نفع مندی کا حقیقی راستہ

دعوت الی اللہ

(دعوت الی اللہ کورس) پارٹ 1

نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

نفع مندی کا حقیقی راستہ

دعوت الی اللہ

(دعوت الی اللہ کورس) پارٹ 1

نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

نام کتاب : نفع مندی کا حقیقی راستہ دعوت الی اللہ (دعوت الی اللہ کورس پارٹ 1)

مصنفہ : نگہت ہاشمی

طبع اول : نومبر 2017ء

تعداد : 1000

ناشر : النور انٹرنیشنل

لاہور : 102-H گلبرگ III، نزد فردوس مارکیٹ، لاہور

فون نمبر : 0336-4033045, 042-35881169, 042-35851301

کراچی : گراؤنڈ فلور کراچی بیچ ریزیڈنسی نزد بلاول ہاؤس، کلفٹن بلاک II، کراچی

فون نمبر 021-35292341-42 - 0336-4033034

فیصل آباد : 121-A فیصل ٹاؤن، ویسٹ کینال روڈ، فیصل آباد

فون نمبر 041-8759191 03364033050

ای میل sales@alnoorpk.com

ویب سائٹ www.alnoorpk.com

فیس بک Nighat Hashmi, Alnoor International

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نفع مندی کا راستہ، حقیقی اطمینان کا راستہ، انبیاء کا راستہ ہے۔ انبیاء نے اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا کام کیا۔ انسانوں کو ان کے رب سے ملانے کا کام کیا۔ ان کو نفع مند بنانے، ان کی زندگیوں میں اطمینان اور سکون لانے کا کام کیا۔ یہی کام امت مسلمہ کا ہے۔ دعوت الی اللہ کا کام جو دنیا کا سب سے قیمتی کام ہے۔

اس کائنات میں کتنے ہی کام ہیں جو ساری مخلوقات انجام دے رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کائنات میں کام کرتے ہیں۔ وحی لانے کا معاملہ ہو یا روزی کے لیے انتظامات کا، انسانوں کے لیے زندگی کے انتظامات کے ساتھ زندگی کے خاتمے کا کام ہو یا صور پھونکنے کا، یہ چار بڑے کام ہیں جو اس کائنات میں فرشتے انجام دیتے ہیں۔ اس کائنات میں ایسی مخلوقات بھی ہیں جو ہمارے نظریے کے مطابق زندہ نہیں ہیں جیسے سورج، چاند، ستارے اور گلیکسیز (Galaxies) وغیرہ۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ان میں سے ہر کوئی اپنا اپنا کام انجام دے رہا ہے اور کام بھی ایسے کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے سرمو انحراف نہیں کرتے۔ سورج اپنے راستے پر چلا جا رہا ہے اور زمین جیسے اندھیرے غار کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے روشن کر رہا ہے اور جیسے رب نے چاہا زمین پر زندگی کا ایک سبب بنا ہوا ہے۔ چاند اپنی منزلیں طے کر رہا ہے۔ نہ سورج کے بس میں ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ چاند اپنے دائرے سے تجاوز کر سکتا ہے۔

بات سورج کی ہو، چاند کی ہو یا ستاروں کی ہو وہ سارے ہی روشنی کے سفیر ہیں لیکن! آپ جانتے ہیں کہ وہ ساری روشنیاں مادی زندگی کی ضرورت ہیں اور جیسے اقبال نے کہا:

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا

اپنے افکار کی دنیا کا سفر کر نہ سکا
وہ جس نے سورج کی شعاؤں کو گرفتار کیا
زندگی کی شب تاریک سحر کر نہ سکا

یعنی وہ جو ستاروں کے راستے تلاش کرتا ہے، جو آج سورج کی شعاعوں پر کام کر رہا ہے۔ بہت بڑا کام ہے اور انسانوں کے لیے بڑا نفع مند بھی ہے لیکن جو سب سے نفع مند کام ہے، جو زندگی کی شبِ تاریک کو سحر تک پہنچانے کا کام ہے وہ کام نہیں ہو پا رہا۔ اور جانتے ہیں یہ زندگی جو بہت سے دکھوں کا شکار ہے۔ آج کے دور میں لوگ کتنے زیادہ (Stressed) ہیں، ذہنی دباؤ کا شکار ہیں۔ کتنی زیادہ تکلیف محسوس کرتے ہیں کہ ہمیں ہماری اپنی ذات کا پتہ نہیں چلتا، ہمیں اس کا کھوج نہیں ملتا جس نے ہمیں پیدا کیا۔ ہمیں نہیں معلوم کہ:

آئے تھے کیا کرنے اور کیا کر چلے؟

انسان ساری زندگی میں یہی محسوس کرتے رہتے ہیں کہ اپنی ذات کے لیے اور روزی حاصل کرنے کے لیے جو بھی کام کیے جائیں وہ ہی اصل کام ہیں۔ لہٰذا روزی کے حصول کے لیے تعلیم حاصل بھی کرتے ہیں، تعلیم دیتے بھی ہیں اور روزی کے حصول کے لیے دن رات محنت بھی کرتے ہیں۔ پھر جب اس مادی وجود کے لیے روزی کا اہتمام ہو جاتا ہے اور زندگی آگے بڑھتی رہتی ہے تو اسے سمجھ نہیں آتی کہ:

اب زندگی کس کے لیے ہے؟
اب جو قوتیں ملی ہیں،
اب جو جینے کے لیے سب کچھ حاصل ہو گیا،

اب کیا کروں؟

یہ بات اسے سمجھ نہیں آتی۔

دنیا میں جتنے بھی علوم ہیں جن کی بنیاد پر روزی کے اسباب پیدا کیے جاتے ہیں اور جن کی بنیاد پر سارے کام کیے جاتے ہیں۔ کہیں کاموں کو منظّم کیا جاتا ہے اور کہیں کام پیدا کیے جاتے ہیں۔ کہیں صنعتی کام ہے تو کہیں زراعت کے کام ہیں، کہیں تعلیم دینے کا کام ہے تو کہیں تعلیم لینے کا کام ہے۔ کام نقل وحمل کا ہو یا کسی اور نوعیت کا سارے ہی کام ضروری ہیں۔

لیکن! عجیب بات یہ ہے کہ:

جو کام سب سے افضل ہے، جو انسانوں کی ضرورت ہے، آج کے دور میں اسی پر کام کرنا ضروری خیال نہیں کیا جاتا۔

اس کی وجہ کیا ہے؟ وجہ بتاتے ہوئے بھی عجیب محسوس ہو رہا ہے اور وجہ بھی عجیب ہے کہ یہ کام بھی انہی کی وجہ سے نہیں ہو پاتا جو اس کام کے دعویدار ہیں۔ وہ کام جو سب سے افضل ہے وہ اپنی جڑ، اپنی بنیاد اپنے مالک کی طرف بلانے کا کام ہے۔

''دعوت الیٰ اللہ'' اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا

کائنات کا خوش نصیب ترین انسان ''داعی الی اللہ'' ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا

کیونکہ:

داعی الی اللہ انسانوں کے حق کے لیے کام کرتا ہے۔

خوش نصیب ہیں وہ جو اس کائنات میں اپنے رب کی طرف بلاتے ہیں۔ جو اپنے (Origin) اپنی اصل کی طرف بلاتے ہیں۔ جو ہر چیز کو جس طرح اپنے مقام پر دیکھتے ہیں ایسے ہی انسانوں کو اپنے مقام پر رکھنے کے لیے کام کرتے ہیں۔ کیونکہ انسان کا محض مادی

وجود نہیں ہے،انسان محض فکری وجود بھی نہیں ہے اورانسان محض روحانی وجود بھی نہیں ہے۔انسان کا عجیب معاملہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس کو کیسا بنایا؟ وہ سنتا ہے، وہ دیکھتا ہے، اس کوقوتیں بھی دیں،اس کوارادہ بھی دیا،اختیاردیالیکن خاص حدود(Limits)میں۔اگر انسان اپنے آپ کو دیکھےتو نا تمام ہے، نامکمل ہےلیکن اپنے وجود پریقین رکھتا ہے کہ میں ہوں۔اوردنیامیں ایک ہی کام کرتا ہے۔اپنی ذات کی دعوت دیتا ہے کہ:

دیکھومیں کیسا ہوں!

میں کون ہوں!

مجھے مان لو۔

لوگ مان لیں تو تکبر میں مبتلا ہوجا تا ہےاورنہ مانیں تو(React) کرتا ہے۔

ردعمل کی نفسیات کا شکار ہوجا تا ہے۔کہیں(Depressed)) ہوجا تا ہےاورکہیں انا پرستی کا شکار ہوجا تا ہے پھروہ اپنی اصل پرنہیں رہتا۔اب اصل کیا ہے؟

اس کائنات کی اصل اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات کامل ہے۔

وہ نامکمل انسان جس کے پاس سماعت بھی محدود،جس کے پاس بصارت بھی محدود،جس کا ارادہ بھی(Limited)،جس کے پاس اختیار بھی محدود ہے وہ تب کمال تک پہنچتا ہے جب اس کا تعلق کامل ہستی سے جاجڑ تا ہے۔

وہ جس کی سماعت کمال پر ہے،

جس کی بصارت کمال پر ہے،

جس کی قوتیں کمال پر،

جس کی قدرت کمال پر،

جس کا ارادہ کمال پر ہے،

اور جس کا اختیار کامل ہے۔

یہ بندہ ہے کہ جس کو اپنی ذات کی تکمیل کے لیے اپنے رب سے تعلق جوڑنے کی ضرورت ہے۔تو دعوت الیٰ اللہ کا کام دراصل کیا ہے؟

انسان کو اپنے نا تمام وجود کے کارآمد بنانے کا کام ہے۔

دعوت الیٰ اللہ کا کام دراصل کمال تک پہنچنے کا کام ہے۔

ایک انسان کو اس کے رب کے ساتھ جوڑنے کا کام ہے۔

کبھی آپ اپنی زندگی میں ادھوری چیزیں دیکھتے ہیں؟ ادھورے کام انسان کو کبھی مطمئن (Satisfied) نہیں کرتے۔ ادھورے پن کی مثال کو آپ سمجھ سکتے ہیں جیسے کسی کے یہاں ادھورا بچہ پیدا ہو تو وہ اس بچے کے لیے اپنی زندگی نہیں لگاتا۔لیکن جب ایک کامل بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے لیے ماں اور باپ دونوں اپنی زندگی لگاتے ہیں۔لیکن انسان کامل پیدا ہونے کے باوجود یعنی اس کا وجود کامل بھی ہو تو وہ نا تمام رہتا ہے۔ جب تک اس کا تعلق اس کے رب کی ذات کے ساتھ نہیں جڑتا اس کی فکر اور اس کی روح کی تکمیل نہیں ہوتی اور وہ اپنی اصل پر نہیں آپاتا۔

”دعوت الیٰ اللہ“ کیا ہے؟

یعنی یہ کام دراصل ہے کیا۔اس کی حقیقت کو سمجھنا اور بار بار سمجھنا ضروری ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ:

”دعوت الیٰ اللہ“ کی ضرورت کیا ہے؟

اور کیا کے بعد کیوں کا سوال ہے۔ کیوں میں مقاصد بھی آ جاتے ہیں کہ:

''دعوت الیٰ اللہ'' کا اصل مقصد کیا ہے؟

پھر آپ یہ دیکھیں کہ:

دعوت الیٰ اللہ کے آج کے دور میں امکانات کیا ہیں؟

اس کے بعد یہ کہ:

دعوت الیٰ اللہ کے احکامات کیا ہیں؟

اس سلسلے میں ہم دعوت الیٰ اللہ کے واقعات بھی دیکھیں گے۔ انبیاء کی حیات سے، صحابہ کرام کے حیات سے اور آج تک جو جو ہستیاں بھی اس میں شامل رہیں مختصراً ان کے واقعات دیکھیں گے۔ دعوت الیٰ اللہ کے اس (Subject) میں ان شاء اللہ تعالیٰ ہم یہ بھی دیکھیں گے کہ آج ہم ایک طالبعلم (Student) ہونے کے ناطے یا ایک استاد (Teacher) ہونے کے ناطے یا ایک معاشرے (Society) کے کارآمد فرد ہونے کے ناطے کوئی بڑا ہو یا چھوٹا عورت ہے یا مرد کوئی جہاں کہیں جس مقام پر ہے وہ اللہ تعالیٰ کی جانب کیسے بلائے گا؟

ایک ماں کیسے بلائی گی اپنے بچے کو؟

ایک بیوی کیسے بلائے گی اپنے شوہر کو؟

ایک بیٹی کیسے بلائے گی اپنے ماں باپ کو؟

ایک بہن کیسے بلائے گی اپنے بہن بھائیوں کو؟

اپنے ہمسائیوں اور رشتے داروں کو کیسے بلائیں گے؟

اور سوسائٹی میں جہاں کہیں بھی ہوں۔ پھر اس معاشرے میں رہنے والے لوگ کیسے

دعوت الیٰ اللہ کا کام کریں گے۔اسی دنیا کے اندر جس میں آج انسان کا ذہن،اس کی روح اور اس کا سب کچھ گم ہو گیا۔اس دنیا کے بھٹکے ہوئے لوگوں کو رب کے ساتھ جوڑنا ہے(ان شاءاللہ)۔

جو کچھ بھی ہم پڑھیں گے ان شاءاللہ ان سارے تصورات کو اور ان سارے معاملات کو اچھے طریقے سے ذہن نشین کر لیں گے۔اور کوشش کریں گے کہ جو کچھ ہم (Discuss) کریں وہ دوسروں تک پہنچا سکیں۔اس کے لیے چھوٹے چھوٹے سوال و جواب بھی ہوں گے اور سب کچھ نکات (Points) کی شکل (Form) میں ہو گا۔کہیں عملی اسائمنٹ کے ساتھ بھی اس کی پریکٹس کریں گے تا کہ آپ کی عملی زندگی میں وہ اتر آئے جو اللہ پاک آپ سے چاہتے ہیں اور صحیح معنوں میں سیکھنے کے قابل ہو جائیں۔

امکانات دعوت کو جب ہم دیکھیں گے تو اس میں یہ بات ضرور دیکھیں گے کہ غیر مسلم (Non believers) تک ہم کس طرح سے دعوت پہنچا سکتے ہیں۔وہ غیر مسلم (Non believers) دور نہیں ہیں بلکہ گھروں اور سوسائٹی کے اندر ہیں۔کیونکہ اب مسلمان گھرانوں میں بھی غیر مسلم (Non believers) بنانے کے لیے با قاعدہ کام کیا گیا اور برملا لوگ کہنے والے ہیں کہ ہمیں کسی خدا پہ یقین نہیں ہے (نعوذ باللہ)۔اس وجہ سے میں سمجھتی ہوں کہ خود مسلمانوں کے اندر بھی اور (Non believers) کے اندر بھی ہمیں دعوت کے امکانات کو دیکھنا ہے۔اس کے لیے ہم ان شاءاللہ کچھ سمینارز کریں گے، جس میں (Discussions) کریں گے اور جس سے ہمیں نئے راستے ملیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے اس دعا کے ساتھ کہ ہمارے اس وقت میں بھی برکت دے،ہمارے فہم میں بھی برکت دے اور ہمارے عمل میں برکت دے۔اور ہم میں سے ایک ایک فرد کو نبی

ﷺ (جنہوں نے حرا سے اتر کر ساری دنیا میں انقلاب برپا کر دیا جس انقلاب کی لہریں آج بھی محسوس کی جاتی ہیں اور قیامت تک محسوس کی جاتی رہیں گی) کے پیچھے پیچھے چلنے والا بنا دے اور ہم میں سے ہر ایک کی زندگی کو اللہ تعالیٰ برکت والا بنائے اور ہمیں اسی طریقہ کار کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

پہلی بات دعوت الیٰ اللہ کے حوالے سے یہ ہے کہ:

دعوت الیٰ اللہ سے کیا مراد ہے؟

دعوت الیٰ اللہ سے مراد سادہ سی بات ہے اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا۔ دعوت کا مطلب بھی بلانا ہے۔ آپ کھانے کی دعوت دیتے ہیں، آپ کسی کو گھر آنے کی دعوت دیتے ہیں لیکن سب سے بڑی دعوت اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا مطلب کیا ہے؟

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو ان کے خالق اور ان کے مالک کے ساتھ جوڑا جائے۔

ہم کس طریقے سے اپنے گھر میں، خاندان میں اور سب لوگوں کو دعوت دیں؟

انسان کسی جگہ، کسی مقام پر بھی ہے اس کا رشتہ اس کے رب کے ساتھ جوڑنا ہے۔ یہ کوئی نیا معاملہ، نیا (Subject) نہیں ہے کیونکہ ہر کوئی مخلوق ہے اور ہر مخلوق کا کوئی خالق ہوتا ہے۔ ہر کوئی مملوک ہے اور اس کا کوئی نہ کوئی مالک ہوتا ہے۔ انسان مخلوق ہے تو اس کا خالق اس کا رب ہے اور وہ مملوک ہے اس کا مالک اس کا رب ہے اور وہ ایک اللہ ہے۔ تو جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا ہے تو ہر ایک کو اس کے خالق کی طرف بلانا ہے، پیدا کرنے والے کی طرف بلانا ہے۔ اپنی بات نہیں پیدا کرنے والے کی بات کرنی ہے۔ اپنی بات نہیں اپنے

مالک کی بات کرنی ہے۔

دعوت میں ''مشترکہ بات'' تلاش کریں، وہ کیا ہے؟

عام طور پر جب لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے ہیں تو مشترکہ معاملات تلاش کرنے کے لیے اپنی ذاتی بات چیت کرتے ہیں۔ ذاتی بات چیت میں ذات حاوی آجاتی ہے اور رب کی ذات کی بات ہو نہیں پاتی۔ یہ بات ضمناً اس لیے سامنے رکھ رہی ہوں کیونکہ یہ سب کا مشترکہ مسئلہ ہے کہ ذات کی دلدل سے نکلنا ہمیشہ مشکل ہو جاتا ہے۔ گفتگو میں تو ہر کوئی اسیر ذات بن کر جب دوسرے سے مل رہا ہوتا ہے تو اپنی ہی ذات، اپنی ہی بات ، اپنے ہی معاملات کو (Discuss) کرتا ہے اور قریب آنا مشکل ہو جاتا ہے۔ جب کہ اس کے مقابلے میں ذات کے بھنور سے باہر جب انسان نکلتا ہے اور مشترکہ کام کرتا ہے، رب کی بات کرتا ہے تو یہ ایک ایسی بات ہے جو قدرے مشترک ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو کہا کہ آپ لوگوں کو مشترکہ بات کی طرف بلائیں:

﴿ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ م بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ﴾(آل عمران:64)

''آپ کہہ دیں اے اہلِ کتاب! اس کلمے کی طرف آؤ جو ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان برابر ہے۔''

اور وہ کلمہ کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

وہ اللہ پاک ہے اور وہ سب سے بڑا ہے

اس کی بڑائی سب سے اعلیٰ ہے

اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا کام اللہ اکبر کا کام ہے

اللہ اکبر، اللہ تعالیٰ بڑا ہے۔ آپ کے لیے کسی جگہ، کسی مقام پر بیٹھے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بڑائی کو تلاش کرنا اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی کو بیان کرنا مشکل نہیں ہوگا۔ جب آپ اپنی تنہائیو ں میں، جب آپ علم حاصل کرتے ہوئے، جب آپ اپنی نمازوں میں اور جب آپ اپنی نمازوں کے بعد اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے کے قابل ہو جائیں۔ جب آپ رات کو سوئیں تو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر کے، اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کر کے۔ جب آپ جاگیں تو اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہوئے۔ مسلمان کی زندگی میں ہر کام کا آغاز اللہ تعالیٰ کے نام سے ہوتا ہے اور ہر کام کا اختتام بھی اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ۔

اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی بڑائی کی طرف بلانا۔

آپ اللہ تعالیٰ کی بڑائی کو دیکھنا چاہیں تو یہ بڑا وسیع میدان ہے۔ جہاں کہیں بھی آپ ہوں گے اللہ تعالیٰ کی بڑائی کو تلاش کر سکیں گے (ان شاء اللہ تعالیٰ)۔ دعوت الیٰ اللہ کا کام دراصل بندوں کو ان کے خالق اور ان کے مالک کے ساتھ جوڑنے کا کام ہے۔ یہ پہلی بنیادی بات ہے۔

دعوت الیٰ اللہ کیا ہے؟

اللہ کی طرف بلانا۔

اور دعوت الیٰ اللہ کا مطلب کیا ہے؟

بندوں کو ان کے خالق اور ان کے مالک کے ساتھ جوڑنا۔

دعوت دینے والے کا رول کیا ہے؟

دعوت دینے والے کا کردار جوڑنے والے (Connecter) کا ہے۔ مجھے ایک حدیث بہت پیاری لگتی ہے کیونکہ اس میں (Connecter) کا رول بہت سمجھ آتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

''قرآن اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے جس کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا بندے کے ہاتھ میں ہے۔''

جو اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے خالق ہونے کو، اللہ تعالیٰ کے مالک ہونے کو ثابت کرتا ہے وہ کس نقطے (Point) پہ لے کر آئے گا؟ کہ دیکھو اللہ تعالیٰ کی بڑائی دل پر اثر انداز تو ہوتی ہے مگر وقتی ہے۔ آپ سدا کے لیے اس ذات سے جڑ سکتے ہیں اور اس کا راستہ، اس کا واسطہ، اس کا وسیلہ ایک ہی ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی رسی کو تھام لو۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کی رسی کو کسی کے ہاتھوں میں یوں بھی تھما سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رسی، اللہ تعالیٰ کا قرآن ہاتھوں سے لکھ لکھ لو کیونکہ یہ گواہی ہے۔ ذرا دیکھیں اس بات میں کتنی سادگی ہے۔

کون ہے جو اپنے لیے گواہیاں تیار نہ کرنا چاہتا ہو۔ اس میں کبھی اختلاف نہیں ہوتا۔ کیوں؟ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ تو سارے متعلق ہیں اور وہ بھی یہ چاہتے ہے کہ یہ رشتہ جڑے۔ لیکن اپنی زندگی، اپنے نظریات، اپنے خیالات کو چھوڑنا نہیں چاہتے۔

اس لیے پہلا کام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو، اللہ تعالیٰ کے کلام کو اپنے ہاتھ سے لکھ لیں۔ والقلم اس بارے میں کتنی مدد (Help) کرسکتا ہے۔ آپ کہیں بھی ہوں اللہ تعالیٰ کے کلام کو لکھنے کی دعوت دے دیں۔ کہیں اس کو لکھ لو یہ شفیع بن جائے گا۔ کیا اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے نہیں فرمایا:

''روزہ اور قرآن دونوں قیامت کے دن بندے کے حق میں سفارش

کریں گے۔روزہ کہے گا: اے میرے رب میں نے اسے دن بھر کھانے پینے اور شہوت کے کام سے روک رکھا تھا لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اور قرآن کہے گا کہ اے میرے رب میں نے اسے راتوں کو آرام کرنے سے روک رکھا تھا لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں کی سفارش قبول فرمالے گا۔'' (مستدرک حاکم)

اب آپ کے پاس راستے ہیں۔کب، کون، کہاں بیٹھے خود لکھ سکتا ہے، بچوں سے لکھوا سکتا ہے۔اس میں ایک رشتہ ہے، ایک تعلق ہے، سادگی ہے۔کچھ بھی نہیں سمجھ آئی لیکن کلام کے ساتھ آپ نے رشتہ جوڑ دیا۔دیکھئے ہر چیز بتدریج ہوتی ہے۔میں نے اپنی زندگی میں دیکھا ہے بالکل نہ لکھنے والے بھی اس کے اوپر قلم پھیر سکتے ہیں۔اور لوگوں کو قلم سے لکھنا اتنا آسان لگتا ہے۔اس رب نے کہا:

﴿وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ﴾ (القلم: ۱)

قلم کی قسم اور اُس کی قسم جو وہ لکھتے ہیں!

اور اس نے فرمایا:

﴿الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ﴾ (العلق: ۴)

وہ ذات جس نے قلم سے علم سکھایا۔

اب آپ دیکھیں یہاں پر کوئی نظریاتی اختلاف نہیں ہے۔کسی کو اپنی زندگی کے بارے میں سوچنے کی ضرورت نہیں۔آپ نے تعلق جوڑ دیا۔اسے کچھ سمجھ نہیں لیکن اس کا ایک جذباتی رشتہ آپ نے جوڑ دیا۔ایک ایسا تعلق جس میں کوئی درمیان میں نہیں۔اسے

کچھ پتہ نہیں ہے میرے مولانے مجھے کیا کہا لیکن آپ والقلم کے ذریعے سوالیہ نشان اس کے ذہن میں لگا دیں کہ وہ سوچتا رہے میں لکھتا تو ہوں لیکن اس میں ہے کیا؟

یہ سوچ پہلے دن نہیں آتی ۔ بہت ذہین افراد میں ایسا ہوسکتا ہے لیکن عموماً جو لوگ اپنے جذبات کے تحت اس کو آگے لے کر چلنا چاہتے ہیں وہ بہت دنوں تک اس سوچ سے محروم رہتے ہیں۔لیکن جب آپ کی دوسری ملاقات ہوگی تو آپ کہیں ان کے ذہن میں یہ سوال چھوڑ جائیں گے کہ کتنا پیارا کلام ہے، کتنا پیارا لکھا ہے، اس کلام کو ہمیں سمجھنے کی بھی رب توفیق دے گا۔ وہ وقت بھی آئے گا جب مجھے یہ پتہ چل جائے گا کہ میرے رب نے مجھے کیا کہا۔ پہلے یقین ضروری ہے کہ یہ میرے رب کا کلام ہے۔

جیسے عکرمہ جو ابوجہل کا بیٹا تھا اور رسول اللہ ﷺ کے بڑے مخالفین میں سے ایک تھا۔ جب آپ نے مکہ فتح کیا تو بھاگ گیا۔ سمندر کے بیچ و بیچ جب کشتی بھنور میں پھنسی اور لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ماسوا دوسرے معبودوں کو پکارنا شروع کیا تو اس نے بھی پکارنا شروع کیا۔ پھر جب بچنے کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو سب نے ایک رب کو پکارا تو عکرمہ کے دل پہ دستک ہوئی۔ یہی تو وہ پیغام ہے جو محمد ﷺ نے دیا تھا۔

یاد رکھئے گا جب کبھی آپ کسی کو دعوت دیتے ہیں وہ ایک بیج ہے جو آپ کسی کے دل میں بو دیتے ہیں۔ اس بیج نے اگنا کب ہے؟ وہ رب جانتا ہے لیکن بیج اگتا ضرور ہے انشاء اللہ آپ کا کیا ہوا کام ضائع نہیں جائے گا۔

تو عکرمہ کو اس وقت یہ خیال آیا کہ یہی بات تو ہے جو محمد کہتا ہے۔ پھر اس نے دعا کی کہ اے میرے رب اگر آپ نے مجھے نجات دی تو میں محمد کے ہاتھ پہ جا کر اسلام قبول کر لوں گا اور اللہ تعالیٰ نے نجات دے دی۔ اسلام قبول کیا پھر جب وہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو

پکڑتے تھے تو یہ کہتے کہتے بے ہوش ہو جاتے تھے:

یہ میرے رب کا کلام ہے

یہ میرے رب کا کلام ہے

یہ میرے رب کا کلام ہے

میں یہ چاہتی ہوں دعوت الی اللہ کے لیے سب سے پہلا کام آپ یہ کر لیں کہ لوگ اس کلام کو پکڑیں اور یہ کہیں: یہ میرے رب کا کلام ہے، یہ میرے رب کا کلام ہے۔فطری انداز سے ان شاءاللہ۔آپ اس کے گہرے اثرات دیکھیں گے۔اس میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی بالکل پڑھا ہوا نہیں ہے اور ایک لفظ لکھنا نہیں جانتا۔

کیا رسول اللہ ﷺ اُمی نہیں تھے؟

کیا اللہ پاک نے انہیں اس کلام پاک کا علم نہیں سکھایا؟

کیا یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ نہیں تھا؟

کیا اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کو پورا کرنے والا نہیں ہے؟

اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے:

﴿سَنُقْرِئُکَ فَلَا تَنْسٰٓی﴾ (الاعلیٰ:6)

”عنقریب ہم آپ کو پڑھوادیں گے پھر آپ کبھی نہیں بھولو گے۔“

﴿ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ﴾(الاعلیٰ:7)

”مگر جو اللہ چاہے۔“

دوسری بات جو اللہ تعالیٰ کی بڑائی کی ہے۔جو آپ اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ہوئے سکھائیں گے وہ ہے:

ہر کام اللہ تعالیٰ کے نام سے

کوئی مسلمان ایسا نہیں جو بسم اللہ سے اختلاف کرے ۔بسم اللہ کی برکات ۔اللہ اکبر کے بعد، یہ اللہ اکبر کی عملی صورتیں ہیں۔ہاں یہی دعوت الی اللہ ہے۔اللہ تعالیٰ کے نام سے ۔پھر جب بسم اللہ کی بات پر کوئی پختہ ہو جائے تو اور کتنی باتیں سکھائی جاسکتی ہیں۔

الحمدللہ، اللہ کا شکر۔انسان سے مطلوب بھی یہی ہے۔اسے چاہیے بھی یہی ہے کہ وہ اپنے رب کے احسان کو پہچانے اور الحمدللہ کہنے کے قابل ہو جائے۔

تیسری بات ہے کھونا اور پانا جو زندگی کی حقیقت ہے۔جب انسان کچھ کھودے تو کیا کرے؟ اپنے رب کو پالے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡن

مجھ سے کوئی چیز کھو گئی لیکن میں تو اللہ تعالیٰ کا ہوں۔بیشک ہم اللہ تعالیٰ کے ہیں۔یہ چیز چلی گئی یقیناً ہم بھی لوٹنے والے ہیں۔تو کھونے میں پالینا کتنی بڑی دعوت ہے اور کتنی سادہ دعوت ہے۔

پھر اسی طرح سے انسان کو کبھی کچھ ملتا ہے۔اگر چہ وہ انسان ہی دے رہے ہوتے ہیں تو ان کے لیے شکریہ کے الفاظ کہنا:

جزاک اللہ

آپ یوں سمجھ لیں منعم کی زندگی اللہ رخی (Allah Oriented) ہے۔تو اس نے کام بھی یہی کرنا ہے کہ جس کو دعوت دینی ہے اس کی زندگی کو بھی اللہ تعالیٰ کے گرد گھما دینا ہے۔اللہ تعالیٰ ہی آپ کو جزاء دے کیونکہ مجھ میں استطاعت نہیں ہے۔

پھر اسی طرح سے سلام کو رواج دینا جیسے نبی ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

"اَفْشُو السَّلَامَ بَیْنَکُمْ"

"آپس میں سلام کو رواج دو۔"

دین کتنا سادہ ہے۔سلام کی دعوت دیں۔السلام اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ سلامتی کی دعا ہے۔ہاں اس زمین پر مومن کا یہی کردار ہے۔امن جس کی دنیا متلاشی ہے اور جو کھو گیا ہے۔جو سلامتی ہر ایک کو چاہیے اس سلامتی کے لیے آپ دعوت دیں گی (ان شاءاللہ تعالیٰ)۔

اسی طرح سے خوشی کا موقع ہے تو کسی کو اس خوشی پر کس طرح سے (Response) دیا جائے؟

بارک اللہ

"اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے"

اسی طرح سے:

"حسبی اللہ ،حسبنا اللہ"

"اللہ تعالیٰ آپ کو کافی ہو جائے"

جب کبھی ناگہانی کوئی چیز حاوی آنے لگے تو یہ الفاظ کہیں۔اسی طرح سے کسی کام کے آغاز میں کیا کہنا ہے

" ان شاء اللہ "

"اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا"

اور جب خوبصورت چیز کو دیکھیں تو کہیں:

"سبحان اللّٰہ ،ما شاء اللّٰہ"

"اللہ تعالیٰ پاک ہے، جو اللہ تعالیٰ چاہے"

میں سمجھتی ہوں دعوت الی اللہ کے لیے پہلی چیز جو آپ اپنے اوپر لازم کریں گے وہ یہ کہ (Responses of a Muslim) سکھائیں گے۔ایک مسلمان نے اللہ تعالیٰ کی رسی کو پکڑ لیا اب وہ کیا کرے؟

اب وہ خود کس طرح سے اللہ تعالیٰ کے گرد گھومے گا؟

کس طرح سے دوسروں کو گھمائے گا؟

جس کو وہ خود سیکھے اس کو بھی لگا دے کہ وہ بھی سکھائے۔ بہت سادہ انداز میں انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ ممکن ہو سکتا ہے۔یہی اللہ تعالیٰ کی زمین پر زندگی گزارنے کا صحیح طریقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے بن کر رہیں۔یہی دعوت الی اللہ ہے۔

آپ یہ گواہی دے سکتے ہیں؟

آپ یہ دعوت دے سکتے ہیں؟

آپ دعوت کس کو سمجھتے ہیں؟

کہ جو کچھ پڑھ رہے ہیں وہ سارا کچھ لوگوں کو سکھا دیں۔

وہ آپ کی (Mind setting) ہے۔وہ لوگ بھی سیکھیں گے (ان شاء اللہ) لیکن آپ اپنے لیے اس کو پلان کریں کہ ایک دن میں، میں نے کتنے لوگوں کا رشتہ ان کے رب کے ساتھ جوڑ سکتی ہوں؟ کسی ایک فرد کو بھی ضائع نہیں کرنا۔لسٹ بنائیں، ایک کے بعد ایک قدم۔آپ اپنی دعوت الی اللہ کی ڈائری بنائیں گے۔جس میں آپ جن کو دعوت دیں گے ان کے نام، ان کا رابطے کا نمبر لکھیں گے۔اور کیا چیز انہیں سکھانی ہے۔ترتیب کے ساتھ

والقلم، بسم اللہ، الحمدللہ، جزاک اللہ، اسلام علیکم، ان شاء اللہ، ماشاء اللہ، حسبی اللہ، انا للہ یہی (Responses) ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ ترتیب کے ساتھ آپ ان کی زندگی کو اللہ رخی (Allah Oriented) کر دیں گے۔

پہلا کام کیا ہے؟

کہ لوگوں کی سوچ اللہ تعالیٰ کے گرد گھومنے لگے۔ وہ اپنے گرد نہ گھومیں۔ انسانوں کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہ اپنی ذات کی دلدل میں پھنسے رہتے ہیں۔ اپنے گرد گھومتے ہیں۔ ذات کے اسیر ہیں۔ تو ذات کے قیدی کو اللہ تعالیٰ کا بندہ بنانا ہے کیونکہ اس دنیا میں زندگی گزارنے کا اصل طریقہ یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

آپ اس کتاب کے آڈیو اور ویڈیو کورس سے بھی مستفید ہو سکتے ہیں۔

ہر کام اللہ تعالیٰ کے نام سے

کوئی مسلمان ایسا نہیں جو بسم اللہ سے اختلاف کرے۔بسم اللہ کی برکات۔اللہ اکبر کے بعد، یہ اللہ اکبر کی عملی صورتیں ہیں۔ہاں یہی دعوت الی اللہ ہے۔اللہ تعالیٰ کے نام سے۔پھر جب بسم اللہ کی بات پر کوئی پختہ ہو جائے تو اور کتنی باتیں سکھائی جاسکتی ہیں۔

AL-NOOR INTERNATIONAL

النور

النور انٹرنیشنل

انسٹیٹیوٹ آف اسلامک ایجوکیشن اینڈ ریسرچ

لاہور، فیصل آباد، کراچی

www.alnoorpk.com
sales@alnoorpk.com
YouTube Nighat Hashmi
Nighat Hashmi
Alnoor International
+92 336 4033042/49